السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سپارہ 26 سورۃ فتح شروع۔ فتح دی تجھ کو فتح ظاہر۔ اور بخش دیئے تیرے اگلے پچھلے گناہ اللہ تعالیٰ پیغمبرﷺ کی طرف اشارہ فرماکر یہ آیت نازل فرماتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ نبی پہلے گناہ گار تھا۔ اور آئندہ بھی گناہ کرنے والا ہے۔ معصوم تو نہ ہوا۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلے پچھلے گناہ معاف کرنے کا ذکر وہاں ہوتا ہے۔ جہاں یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ گناہ صادر ہی نہیں ہوئے جیسا کہ اصحاب بدر رضوان اللہ عنہم اجمعین کے حق میں فرمایا۔ اعْمَلُوا ما شِئتُم ''جو چاہو کرو میں نے تم کو بخش دیا۔'' اس سے مراد ہے کہ تم سے گناہ صادر نہ ہوں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ مغفرت اور غفران اکثر تو گناہ ہونے کے بعد ذنوب گناہوں پر سے تعلق رکھتا ہے۔ مگر کبھی گناہ کو وجود میں آنے سے مانع ہوکر اپنا اثر دکھاتا ہے۔ جیسے فرمایا۔ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ١٧٣ سورة البقرة

''یعنی جو کوئی سخت بھوک کی وجہ سے مجبور ہوکر حرام کھالے اس پر گناہ نہیں۔ بے شک اللہ غفور ورحیم ہے۔'' ال اثم علیہ سے ثابت ہوا کہ گناہ اس پر آیا ہی نہیں۔ پھر فرمایا۔ اللہ غفور ورحیم ہے۔ جب گناہ صادر ہی نہیں تو غفور کا تعلق کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ مغفرت اور غفران کے دو اثر ہیں۔ ایک یہ کہ گناہ وجود میں آکر بخشا جائے۔ دوم گناہ صادر ہی نہ ہو۔ پس معنی آیت زیر بحث کے یہ ہیں۔ کہ خدا ظاہر کردے گا۔ کہ تیری پہلی اور پچھلی زندگی میں گناہ صادر ہی نہیں ہوئے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد01 ص362

محدث فتویٰ